چہ گویم با تو گر آئی چہا دستِ قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دارا

مورخہ ۱۱ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جلد ۷ — فی پرچہ ۴ — نمبر ۳۸

معذرت الحمد للہ کہ قادیان میں اسقدر بیماری کا زور نہیں ہے جس قدر کہ باہر سے خبریں آرہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعائیں اللہ کے فضل و کرم میں اپنا ظہور کر رہی ہیں۔ تاہم موسمی بخار پھیلا ہوا ہے۔ عملہ بدر میں کاتب اور پریس مین ہر دو بیمار ہیں انہوں نے ہی اخبار لکھنا اور چھاپنا ہوتا ہے۔ پھر بھی بہت کوشش کے ساتھ پورا نہیں تو کچھ کم اوراق پر اخبار نکالا ہی گیا ہے تاکہ احباب کو انتظار نہ رہے۔

پیشگی قیمت اخبار صرف اُن دوستوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے جنکی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ بقایا داروں کے نام سے اخبار بند کیا گیا ہے۔ بہ سبب سخت مالی مشکلات کے ایسا کیا گیا ہے۔ امر مجبوری ہے۔

ضرورت عمارات صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک لائق تجربہ کار معمار مستری کی ضرورت ہے۔ جو نقشہ کو بخوبی سمجھ سکتا ہو اور کام تعمیر کرانے کے علاوہ اپنے ہاتھ سے بھی کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

المشتہر
خلیفہ رشید الدین صاحب سکریٹری سب کمیٹی تعمیر

انجمن احمدیہ ہوشیارپور شیخ سلطان محمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ شیخ غلام احمد صاحب کی سعی سے ہوشیارپور میں انجمن احمدیہ قائم ہوئی۔ پیر حاجی احمد صاحب میر مجلس۔ شیخ سلطان احمد صاحب سکریٹری۔ ماسٹر شیخ غلام مصطفیٰ صاحب۔ امین و محاسب ماسٹر شیخ محمد عظیم صاحب ناظر مقرر ہوئے۔ قصبجات۔ ہریانہ۔ ہنداچور۔ حرب دیال۔ بھنسان پنڈوری بھگوریاں۔ اجھر وغیرہ گاؤں اس انجمن کے متعلق رہیں گے۔

دعا مدد بابو محمد یوسف صاحب احمدی انبالہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

نماز جنازہ چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکے خسر چوہدری نہال خانصاحب احمدی اعلیٰ نمبردار موضع ملا ایکسو سات سال کی عمر میں بعارضہ بخار فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نے جب حضرت اقدسؑ کی بیعت کی تو اسوقت انکی عمر ایکسو سال تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی بیعت میں بھی داخل ہو چکے تھے۔

انجمن احمدیہ بھیلان مکرم جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بموجب آپکی اس خوشکن تحریک کے کہ جملہ انجمنہائے احمدیہ اپنی اپنی جلسوں کی رپورٹ کے ہمراہ دفتر ہذا میں بھیجا کریں۔ مفصلہ ذیل سطور پیش کرتا ہوں۔ ماہ گذشتہ میں ہمنے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ کوئی واعظ یہاں بھیجا جاوے جس پر حضرت موصوف نے حافظ روشن علی کو دار الامان سے روانہ فرمایا۔ اور وزیرآباد سے حافظ غلام رسول صاحب کو اور لالہ موسیٰ سے میاں مہر الدین صاحب اور موضع سعد اللہ پور سے مولوی محمد غوث صاحب بھی بموجب ہماری درخواست کے یہاں رونق افروز ہوئے اندنوں میں چونکہ بارش بکثرت ہو رہی تھی اسواسطے تمام بستی کیچڑ پانی سے رُکی ہوئی تھی مگر احباب مذکور کی انجمن تہ دل سے شکر گذار ہے کہ انہوں نے محض للہ اس جماعت کی بہتری کے لئے ان رکاوٹوں کو طے کر کے اپنے آپ کو یہاں پہنچایا ۱۰ اگست جمعہ کے دن حافظ روشن علی صاحب نے اصلاح عقائد اور باہمی اتفاق اور محبت بڑھانے اجتناب کرنے پر خطبہ پڑھا جو نہایت ہی موثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد عام اجازت دی گئی کہ جن جن احباب کو کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو یا کسی شبہ کا ازالہ کرنا ہو تو کریں۔ نماز عصر سے تھوڑی دیر پہلے میاں مہر الدین صاحب نے بڑے جوش سے صحابہ کرام کا نمونہ پیش کر کے حاضرین کو پیروی کی ترغیب دلائی

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر پروپرائیٹر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق پرنٹر مطبوعہ اخبار چھاپا گیا

نماز عصر کے بعد مولوی محمد غوث صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر جو غلط شبہات تھے مدلل طور پر انکا ازالہ فرمایا۔ اسکے بعد حافظ غلام رسول صاحب نے حسب درخواست مخالفین وعظ فرمایا جسمیں مخالفین بھی شریک ہوئے۔ اور بڑی توجہ سے سنتے رہے۔ آپکا وعظ عام اصلاح اور حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے ثبوت پر تھا۔ نماز عشا کے بعد گاؤں کے اندر ایک اونچے مکان پر آپنے دو گھنٹہ تک وعظ فرمایا جو تمام اہل دہ نے بڑے شوق سے سنا۔ اور تین رات تک وو دو گھنٹہ ہر رات وعظ فرماتے رہے اور مقدور بھر حق ملائمت ادا کیا۔

اس موقع پر متفرق مقامات سے احمدی احباب اپنے کاروبار دنیوی چھوڑ کر محض دین کی خاطر سفر خرچ اور مصائب راہ کے بوجھ اٹھا کر جمع ہوئے تھے جماعت ہیلان باوجودیکہ تعداد میں بہت کم ہے اور مالی حالت میں بھی کمزور ہے۔ مگر تاہم جو احباب اس موقع پر جمع ہوئے تھے جو تیس سے زیادہ تھے سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے اور مہمان داری کے حقوق جملہ ادا کئے۔

حاضرین جماعت احمدیہ نے اس موقع پر ععہ چندہ بھی صدر انجمن احمدیہ کیواسطے جمع کئے جو دارالامان بھیجا گیا۔ خاکسار پیر برکت علی از رتمل ۲۵ ستمبر ۱۹۰۸ء

گجرات ایک صاحب گجرات سے لکھتے ہیں کہ مرزا قاسم بیگ گجراتی سب انسپکٹر پولیس تھانہ جہاںؔ ضلع شاہ پور کے درجہ میں ترقی ہوئی۔ اور مرزا صاحب بدستور ضلع شاہ پور میں تعینات رہے۔ اہل گجرات کے لئے باعث فخر ہے۔

گلدستۂ آیات

برادر میر عبد الصمد صاحب پارسل کلرک دہلی نے اللہ تعالی کے احسانات کے شکریہ میں ایک مضمون لکھکر ہمکو بھیجا ہے جس میں اُنہوں نے یہ دکھایا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کے سبب جس کسینے انکے ساتھ ازحد عداوت کی اُسیکو خدا تعالی نے غارت کیا۔ ایک ہندو سنار نے غیر احمدیوں کے بہکانے سے نالش کرنی چاہی وہ طاعون سے ہلاک ہوا۔ اُسکے جانشین نے نالش کر ہی دی وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ ایک قریبی رشتہ دار قطب دین نام سخت دشمنی کرتا تھا وہ مرض جذام میں گرفتار ہو کر مر گیا۔ ایک شخص کالے خاں نامی رات کو اٹھکر مسجد احمدیہ کی اینٹیں اکھاڑ جاتا تھا وہ مرض سل میں گرفتار ہو کر ایک ہی ماہ میں مر گیا اور ہلاکت کی پہلے مجھے خبر ہو گئی تھی جو ظاہر کر دی گئی تھی۔ ایک شخص عظمت خان نامی ہمارے گھر کو دیکھ نہیں سکتا تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ اخیر بابو وزیر خانصاحب کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے اڑے وقت میں امداد کی۔

دیسی سیاہی

دہلی کی الف خانی روشنائی پہلے اپنی عمدگی کیوجہ سے شہرۂ آفاق تھی۔ مگر اب نہ معلوم کیا وجہ ایسی خراب کر دی ہے کہ اسنے اصلی الف خانی کا نام بدنام کر دیا ہے۔ ہر ایک پڑیہ دیسے ہی سربمہر ہے اور تعریفی الفاظ لکھے ہیں مگر سیاہی بالکل ناقص۔ امید کہ کارخانہ اسکی اصلاح کر کے پھر اپنی پہلی نیک نامی کریگا۔ ایک پبلک کا خیر خواہ از گجرات

ہمنے اسی خرابی کی وجہ سے الف خانی سیاہی کا استعمال ہی چھوڑ دیا ہے۔ اگر اسکا کوئی علاج اہل دہلی میں سے کوئی صاحب بتلا سکیں گے تو ہم انکا خط درج اخبار کر دینگے۔ ایڈیٹر۔

مدینۃ المسیح

بفضلہ تعالی

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں اور خدام کے واسطے شب و روز دعا میں مصروف ہیں۔ آپ درس قرآن حسب معمول مسجد اقصی میں بعد نماز عصر دیا کرتے ہیں۔ اور فجر کیوقت بیماروں کو دیکھتے ہیں اور بعد نماز ظہر درس حدیث
۲۔ حضرت فاضل امروہی صاحب کی طبیعت میں کچھ ضعف رہتا ہے مگر پھر بھی خدمت دین میں بڑے جوش کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ قرآن شریف کے سننے کے واسطے
۳۔ جمعہ مبارک میں پچھلی رات کو آٹھ رکعت میں

خطبۃ الجمعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۵ ستمبر ایک بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ خود شروع کیا۔ فرمایا۔ یا ادم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ تا آخر رکوع۔ خدا تعالی آدم علیہ السلام کا ذکر کر کے اُنکی اولاد کو سناتا ہے۔ کہ اے آدم تو اور تیری عورت اس جگہ رہو اور اس درخت سے کچھ نہ کھانا۔ درخت کے معنوں میں بڑا اختلاف کیا ہے۔ چونکہ خدا تعالے نے اسکا نام نہیں لیا اسواسطے میں اسکی تشریح غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ صرف حکم ہے کہ اسکا پھل نہ کھاؤ۔ میں طبیب ہوں بعض لوگوں کو آم کھانے سے روکتا ہوں بعض کو امرود بعض کو دوسری پھلوں سے خدا تعالی نے ایسے ہی آدم کو منع کیا کہ اس پھل کو نہ کھاؤ یہ دُکھ دینے والی چیز ہے کیونکہ وہ علیم و حکیم خدا اسکے مضرات کو جانتا ہے۔

خدا تعالی کے احکام کی خلاف ورزی کرنا آپنے آپکو تکلیف اور دُکھ میں ڈالنا ہے تکالیف کے اسباب میں سے گناہ بھی ایک سبب ہے، تم اس سے بچو گو خدا تعالی نے ویعفوا عن کثیر کہا ہے مگر نبلوہم بما کانوا یعملون اور بلونہم بالحسنات والسیئات اور ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے وا ذابتلی ابراہیم ربہ بکلمات فاتمہن۔ ابراہیم علیہ السلام نے نہایت اعلی نمونہ دکھایا۔ ہمکو بھی حکم ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ۔ آدم علیہ السلام کو بتایا یہ احکام ہیں اور یہ نواہی اوامر کو بجالاؤ اور نواہی سے باز آؤ۔

فازلہما الشیطن عنہا۔ شیطان نے انکو پھسلانے کی کوشش کی۔ اہبطوا بعضکم لبعض عدو۔ بعض لوگ آپسمیں لڑا دینے کیلئے مختلف راہیں اختیار کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ تو آپ ہی تھے جو ایسی باتیں سنتے رہے ہمسے تو برداشت نہیں ہو سکتی۔ کہتے ہیں کہ آپنے اتنی باتیں سنکر ہمکو بےعزت کر دیا کیونکہ آپکے دوست تھے۔ فتلقی آدم من ربہ کلمات۔ خدا تعالی نے آدم کو کچھ کلمات دعائیں سکھلائیں۔ فاما یاتینکم منی ہدی۔ جو لوگ ہدایت پانیکی کوشش کرتے ہیں خدا انکا معاون ہوتا ہے۔

ہمارے آدم سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کو بعض درختوں سے منع کیا۔ مثلاً شراب۔ عرب میں مشرکوں کا مذہب یہود و مجوس۔ نصاریٰ کا مذہب یہ مذاہب خطرہ میں ہیں۔ سوای صحابہ کے مذہب کے مسلمان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خلیفة المسیح والمہدی مولوی حکیم نورالدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے معہ ترجمہ

درس قرآن شریف سے

نوٹ

سورۃ الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گزشتہ تین اخباروں میں درس قرآن شریف کے نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اسمیں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب مدنظر رکھکر حضرت کے فرمائے ہوئے درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ بہت سا حصہ ہر ہفتہ میں درج اخبار ہو جاتا اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے یہ رائے دی ہے کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اُسکے بعد تقریری نوٹ ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کرسکتے ہیں۔ لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہوسکیں گے اور اسطرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر ہفتہ میں درج ہوا کریگا۔ ناظرین اپنی قیمتی رایوں سے مطلع فرماویں۔ اڈیٹر۔

ترجمہ مجلد ہمارے پاس ایک روپیہ دس آنہ میں مل سکتا ہے خرچ ڈاک [illegible] ہوگا۔ محمد صادق

العرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت اللہ شریف ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے تو آپ کو معلوم ہوا۔ کہ کفار مکہ جنگ کے لئے آمادہ ہیں اور آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپکی عادت تھی کہ باوجود مشرکین کی سختی کے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور کبھی کسی معاملہ میں جس میں کسی کو ضرر ہو تشدد نہ فرماتے تھے آپنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بعد اور اصحاب کے اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ میں جنگ کے واسطے نہیں آیا صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں اور بعد زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤنگا۔ حضرت عثمانؓ جب کفار کے پاس پہنچے تو اُنہوں نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کرلو اور واپس چلے جاؤ اُنہوں نے جواب دیا۔ میں اکیلا طواف نہیں کرونگا جب حضرت رسول کریمؐ کریں گے۔ تو میں بھی کرونگا۔ اس قسم کی گفتگو میں قریش نے انکو روک رکھا اور یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ نے قتل کردیا اور ممکن ہے کہ انکی نیت قتل کردینے کی ہو کیونکہ اسی وقت اسی کفار مسلمانوں پر آکر شبخون کرنے لگے۔ مگر گرفتار ہوگئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی تو آپنے اپنے صحابہؓ کو جمع کیا اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے اُنسے بیعت لی سب نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنیکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمانؓ چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیت کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے اُنہیں کی پیش کردہ سب باتیں مانکر صلح کرلی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دئے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اُس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر یہ کہ دوسری سال آدیں۔ دو تین دن سے زیادہ نہ ٹھیریں۔ اور مسلمانوں کے ہتیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ اگر مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ چلا جائے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ میں آجائے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی مرضی ہو اُسوقت مسلمانوں کی طرف ہوجاوے اور جسکی مرضی ہو اہل مکہ کے ساتھ رہے اور آئندہ اسکے مطابق قوموں کی باہمی تقسیم رہے۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام دائل تھا قریش کے عقد عہد میں ہوا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدون ادائی رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے گئے اور اس مقام حدیبیہ پر قربانی ذبح کردی اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس ہوتے وقت سورہ فتح نازل ہوئی جسمیں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عنقریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسری سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کے واسطے آئے اور صرف تین دن قیام کرکے واپس چلے گئے۔

اس واپسی پر بعض کمزوروں کو ابتلا ہوا اور ان کے دل میں وسوسہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا سچا ثابت نہیں ہوا۔ اور ایک منافق نے کہا کہ واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا رأينا المسجد الحرام۔ قسم ہے خدا کی ہمنے نہ سر منڈایا نہ بال کترائے نہ مسجد حرام کی زیارت ہوئی پیشگوئی والی بات کوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہم ویسے کے ویسے ہی واپس جاتے ہیں یہ اعتراض اس قسم کا تھا۔ جیسا کہ آجکل بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا ہوئی جاہل جلدباز یہ نہیں سوچتا کہ اس پیشگوئی میں کیا سال کی شرط تھی۔ کہ اسی سال حج ہوگا یا اسی سال اسی حمل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اسی سال تم زیارت کعبہ کروگے چنانچہ اگلی سال زیارت کعبہ ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رویا کو اللہ تعالیٰ نے سچا کرکے دکھا دیا اور یہ پہلی دفعہ آپکا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح کی بنیاد ہوا۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر

کفار کے پاس واپس آجائے۔ تو کفار واپس نہ دیں گے اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اسے واپس دیدیں گے یہ شرط بعض دلوں میں بہت مشکل گذری کیونکہ اسمیں مسلمانوں کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں حرج نہیں اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے تو ہمیں ضرورت ہی کیا ہے۔ کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں۔ اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہیگا تو وہ دوسروں کیواسطے اسلام میں داخل ہونیکا موجب ہوگا۔ چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اسمیں سراسر اپنا نقصان دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دینے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو کر آپکے پاس چلا جائیگا اُسکو ہم واپس نہ لیں گے۔

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش میں سے ایک شخص ابوبصیر نام مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینہ میں آگیا۔ کفار میں سے دو شخص اسکے پیچھے پیچھے آنحضرت کے پاس پہنچے اور ابوبصیر کو واپس مانگا آنحضرتؐ نے معاہدہ کے مطابق ابوبصیر کو واپس کر دیا ابوبصیر چار و ناچار واپس ہوئے مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ دیتے تھے اور بڑی عذاب کے ساتھ مار ڈالتے تھے۔ یہ سارا نقشہ ابوبصیر کے سامنے تھا۔ راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ نام پر جب وہ پہنچے تو وہاں قیام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے۔ ابوبصیر نے ان میں سے ایک کی تلوار کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ ہی ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی۔ اس کافر کے سر پر موت سوار تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو انکی سے بچانا تھا۔ اسنے اپنی تلوار کی تعریف سنکر اور تکبر میں آکر تلوار ابوبصیر کے ہاتھ میں دیدی ابوبصیر نے تلوار کی جو تعریف کی تھی اُسکو سچا کر دکھایا اور ایک ہی وار میں اس دشمن کا سر الگ کر دیا دوسرا شخص ایسا بزدل تھا کہ وہ مارے خوف کے بھاگ نکلا۔ اور ابوبصیر واپس مدینہ میں پہنچ گیا۔ آنحضرتؐ کو خبر ہوئی۔ تو آپنے ایسے الفاظ فرمائے جن سے ابوبصیر کو یقین ہوگیا کہ آنحضرتؐ مجھے پھر گرفتار کرادیں گے

اسواسطے وہ مدینہ سے چلدیا۔ مکہ تو نہ جا سکتا تھا کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے امن نہ تھا اُسنے راستہ میں ایک جگہ دریا کے کنارہ ڈیرہ ڈالدیا دوسرے مسلمان بھی مکہ سے بھاگ کر اسکے ساتھ شامل ہونے لگے۔ پہلے ابوجندل بن سہیل آئے پھر اور آئے رفتہ رفتہ وہاں ایک خاصی جماعت ہوگئی۔ جو کافر تاجر شام کو جاتا راستہ میں اسکی خبر لیتے۔ کفار نے تنگ آکر حضرتؐ کو کہلا بھیجا کہ ہم مسلمانوں کو واپس لینے کی شرط کرنے سے پشیمان ہیں ہم مسلمانوں کو لینے سے باز آئے آپ ابوبصیر اور اسکے ساتھ والوں کو حکم دیں کہ وہ ہمارے قافلوں کیساتھ تعرض نکریں اور انکو واپس بلالیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرمایا اور ابوبصیر کو کہلا بھیجا کہ تم قریش کے قافلوں کی ساتھ تعرض نہ کرو اور واپس میرے پاس چلے آؤ۔ چنانچہ وہ واپس آگئے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ مراجعت کیوقت راستہ میں یہ سورہ نازل ہوئی صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ سورۃ سنائی اور فرمایا کہ آجکی رات مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں جب اصحاب نے سنا تو اُنہوں نے ایک دوسرے کو اسپر مبارکباد دی اور خوش ہوئے اس صلح کا نام فتح اسواسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اس صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے اسکی تفصیل یوں ہے مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اسوقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے

مقابلہ کے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا تھا۔ اب جبکہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہوگئی تو اس جنگجو قوم کو نچلا بیٹھنا محال ہوگیا۔ لگے کوئی بہانہ لڑائی کا تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں ایک نامور سپاہی تھا اسنے خزاعہ قوم پر شبخون مارا خزاعہ کے لوگ اسوقت بیخوف و خطر وتیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اُٹھے اور لڑائی شروع ہوگئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو انکی امداد ہتھیاروں سے کی اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہوگئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہوگئی تو خزاعہ قوم کمزور ہوگئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر پناہ گزیں ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے اپنے مامن کو پہنچکر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کیخدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسطرح عرض کیا۔

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا

اے میرے خدا میں محمدؐ کو قسم دیتا ہوں

حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا

قسم اپنے اجداد اور اُسکے آباء قدیم کی

إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا

ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی

وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیرے وعدہ مضبوط کو

وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتَ تَدْعُو أَحَدًا

اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی نہیں کا پکارتا ہے

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللَّهُ نَصْرًا أَبَدًا

تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے

وَادْعُ عِبَادَ اللَّهِ يَأْتُوا مَدَدَا

خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے

فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ تَجَرَّدَا

باقی آئندہ انشاء اللہ

سفر کپورتھلہ

نمبر ۲

گذشتہ اخبار میں عاجز اپنے کپورتھلہ جانے اور وہاں کے دوستوں کے اخلاص اور ان کے متعلق حضرت کی تحریریں اور حضرت اقدس کا ایک خط درج کر چکا ہے اس اخبار میں دو دوستوں کا نام لکھنا رہ گیا تھا یعنے میاں وزیر خان صاحب اور منشی اللہ دتا صاحب محرر دفتر بگی خانہ کا۔ اب اس اخبار میں وہ تحریر درج کی جاتی ہے جو وہاں لکھ کر میں نے احباب کے سامنے پڑہی اور اس کا نام رکھا۔

احباب کپورتھلہ کو خطاب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اعطینٰک الکوثر۔ فصلّ لربک وانحر
انّ شانئک ھو الابتر

پیارے بھائیو اور معزز دوستو! خدا کی رحمت ہو تم پر اور اس کا فضل کہ تم میرے پیارے کے پرانے رفیق اور عاشق مزاج خادم اور دلدادہ مرید ہو۔ اسی محبت کے تقاضا سے جو تم کو اللہ کے رسول کے ساتھ تہی اور رہے تم نے بارہا چاہا کہ تمہارے پیارے مسیح کا یہ

خادم تمہارے شہر میں آوے

اور ایک دو روز تمہارے ہاں مہمان رہے۔ میں یہ بہی چاہتا رہا کہ آپ لوگوں کی اس خواہش کو پورا کروں۔ مگر حضرت مرحوم کی زندگی میں آپکے قدموں سے جدائی مجہہ ایسی ناگوار خاطر ہوتی تہی کہ بغیر سخت مجبوری کے دارالامان سے نکلنا ایک مصیبت معلوم دیتی تہی اور آپکے بعد بہی فرائض منصبی اور دیگر خدمات کی مصروفیتوں نے اجازت نہ دی کہ میں کبہی کپورتھلہ میں آسکتا۔ جب صدر انجمن کا ڈیپوٹیشن یہاں آیا تہا تو اس وقت بہی آپ لوگوں نے لکھا تہا کہ میں ڈیپوٹیشن کے ساتہہ آؤں اور مجھے فرمایا گیا کہ میں ایسا کروں۔ لیکن اون برگزیدہ آدمیوں میں خواہ مخواہ شامل ہو کر ڈیپوٹیشن کا ممبر بننے کے لائق اپنے آپ کو نہ سمجھ کر میں نے یہی مناسب جانا کہ اس کام کو کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹہا رکہوں اب بہی میں قادیان سے روانہ ہوا تو میرے ارادے میں یہاں کا آنا نہ تہا۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ سے صرف لاہور امرتسر تک آنے کی اجازت حاصل کی تہی لیکن بعض وجوہات سے مجھے زیادہ دن باہر ٹھہرنا پڑا اور مجھے خیال آیا کہ ان ایام میں سے ایک دن کیواسطے کپورتھلہ ہو آؤں اور میرا دل خوف میں ہے کہ میرا یہاں آنا حضرت امیر المومنین کی پیشگی اجازت کے بغیر ہے گو میں نے راستہ سے خط لکھدیا تہا اور امید ہے کہ وہ میرے یہاں آنے کو ناپسند نفرماوینگے اور میرے واسطے دعا کرینگے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف کرے اور میرے گناہوں کو بخشے اور تقویٰ کی راہوں پر چلائے۔

الغرض یہی مقدر تہا کہ میں ایسے وقت میں آپ لوگوں کی ملاقات کے واسطے آؤں جبکہ ہمارا پیارا امام اس دنیا سے چلا گیا ہے گویا میں تمہارے محبوب اور معشوق کی

ماتم پرسی کیواسطے آیا ہوں

کیونکہ تم اس امر کے حقدار ہو کہ تمہارے ساتہہ یہ ہمدردی کی جاوے تمہارے تعلقات اس پیارے کے ساتہہ بہت پرانے تہے تم اوس کے پرانے یار اور وفادار دوست اور غمگسار رفیق اس کی آخری عمر تک رہے تم سب سے پہلے آئے اور آخر دم تک رہے۔ تمہارے دلوں کو جو صدمہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے ہی دل جانتے ہیں۔ میں اس کا کیا اندازہ کروں۔ مگر میرے دوستو! صبر سے کام لو۔ دیکھو تم اس کے عاشق تہے تو وہ بہی آگے کسی کا عاشق تہا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تہا مگر اوس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تہا تم اس کے دیدار کے خواہشمند تہے تو وہ بہی اپنے محبوب کے وصال کا آرزومند تہا اس نے بہت صبر کیا جو اتنے سال تمہارے درمیان رہا مگر کب تک۔ آخر وہ اپنے پیارے کے پاس چلا ہی گیا اور اس کی آخری کلام یہی تہی کہ "اے میرے پیارے اللہ اے میرے پیارے اللہ" اور

اوس کا آخری فعل

اس دنیا میں اس اپنے پیارے اللہ کے حضور میں نماز پڑہنا تہا۔ یہ خادم اس آخری وقت کے چھ سات گھنٹہ برابر اوس کے قدموں میں حاضر تہا اور اس نظارے کو دیکہہ رہا تہا۔ کہ کس طرح وہ دنیا ومافیہا سے لاپرواہ ہو کر اپنے محبوب حقیقی کی طرف چلا گیا اوس نے دنیا کی کسی چیز کو یاد نہ کیا اور نہ کسی کی طرف توجہ کی بس اپنے مولا کا دہیان رکہا اور اوسی میں فنا ہو گیا۔ وہ نماز پڑہتا تہا اور اسی نماز میں وہ اللہ کے حضور پہنچ گیا ہمارے سامنے نماز کا بہانہ کیا آپ ملک کے پاس جا بیٹہا اور ہمیں یتیم چہوڑ گیا اس بات کا تو غم نہیں کہ دنیا میں ہمارا کیا حال ہوگا۔ خدا صالح کی اولاد کو ضائع نہیں کرتا وہ کسی نفس کی صلاحیت کا ہی نتیجہ تہا کہ خضر اور موسیٰ جیسے بزرگ ایک دیوار کے بنانے کی راجگیری اور مزدوری پر لگائے گئے۔ یہ پودا خدا کا لگایا ہوا ہے یہ پہلیگا اور پہولیگا اور بڑا درخت بنیگا اور لاکہوں قومیں اس کے سایہ تلے آرام کرینگی۔ ہاں غم ہے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتہہ تہے اوس نے اپنے حسن و احسان سے ہمارے دلوں کو لبہا لیا تہا اور تم تو اے اہل کپورتھلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ میں دیکہتا تہا کہ حضرت اقدس تم لوگوں پر کس قدر شفقت کرتے تہے وہ اپنے قدیم دوستوں کو خصوصیت سے یاد کرتے تہے۔ تمہاری ملاقات کے وقت ان کا انداز گفتگو نرالا ہوتا تہا۔ وہ تمہارے ساتہہ بے تکلف تہے اور وہ تمہاری نازبرداری کرتے تہے اچہا وہ پیارا چلا گیا اور تمہیں بہی اشارہ کر گیا بلکہ بتلا گیا کہ تمہیں کس کے ساتہہ دل لگانا چاہیئے

جا اے پیارے خوش رہو۔ تیرے محبوب کا وصال تجھے مبارک ہو اور مبارک ہو تجھے جنت کی آرامگاہ کہ تو نے اپنا حبیب کا نام دنیا میں چمکانے کے واسطے بہت محنت کی اور سخت مشقت اٹہائی۔ اور تو اتہاہ معدوم ہوتا تہا پر اس محنت شاقہ میں تو بہت گداز ہو چکا تہا اور ضرور تہا کہ اب تجھے آرام دیا جاوے تو نے دنیا سے دل توڑا اور خدا سے دل لگایا پس خدا نے تجھے گلے لگایا۔ تجھے مبارک ہو انبیاوں کے سردار افضل الرسل لولاک کا خطاب پانے والے کی ملاقات جس کی دوستی کے جوش میں تو نے ہر ایک دکہ اٹہایا اور اس نے ہر ایک بدگو دشمن کا سر توڑا اور اپنے یار کی یاری میں ایسا پکا نکلا کہ تو بہی لولاک کا خطاب پانیوالا ہو گیا۔ صلوٰۃ ہو تجہہ پر اور سلام ہو اور خدا کی رحمتیں ہوں۔ آج تک منشی صاحب موصوف مجہہ پر نظر عنایت رکہتے ہیں اسی سفر میں سب سے پہلے مجھے محبی اخویم خان صاحب محمد خان مرحوم اللہم اغفر وارحمہ کا نیاز حاصل ہوا تہا اور اسی سفر میں اپنے بے تکلف دوست منشی محمد اروڑا صاحب سے اول ملنے کا موقعہ ملا تہا۔ پہر کپورتھلہ کی جماعت کے ہی ایک معزز دوست یعنی منشی عزیز الدین صاحب

میرے لئے کوچہ یار مین ایک جھونپڑا بنانے کے واسطے فراخدلی سے مددگار ہوئے۔ کیونکہ انہون نے اپنی زرخرید زمین کا ایک بڑا ٹکڑا صرف اصل لاگت پر اس امر کے واسطے مجھے دینے مین اپنی ضرورتون کی پرواہ نہ کی۔ مین ان کے واسطے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ انہین جزائے خیر دیوے اور اس کے عوض مین انہین اور ان کی اولاد کو بہشت مین بہتر جگہ عطا کرے۔ آمین

غرض اے پیارے احباب کپورتھلہ میرے دل مین آپ لوگون کے لئے محبت کی خاص یادگارین ہین اور خدا نے مجھے توفیق دی ہے کہ مین آپکے واسطے دعا کرون وہو السمیع العلیم

میرے عزیزو! مین نے اپنی اس تقریر کے شروع مین

سورۂ کوثر

پڑہی تہی اور تم خیال کرتے ہوگے۔ کہ یہ دیوانون کی طرح کیا پڑھ کر کیا کہنے لگ گیا۔ مین اس امر سے انکار نہین کر سکتا۔ کہ مین دیوانہ ہون پر مطلب کا سیانا ہون اور مین نے جو کچھ کہا ہے وہ ضروری ہے آپ صاحبان حضرت مرحوم سے اوس وقت کے ملنے والے ہین۔ جب کہ حضرت نے دعویٰ مسیحیت یا مہدویت نہ کیا تہا اور آپ کسی سے بیعت نہ لیتے تہے اس واسطے آپ خدا تعالیٰ کے بہت سے عظیم الشان نشانات کے شاہد ہین۔ اور اس کوثر والے نشان کے بہی آپ شاہد ہین۔ سورہ کوثر ہمارے حضرت امام علیہ السلام پر بہی نازل ہوئی تہی۔ چنانچہ آپکے الہامات مین یہ درج ہے اس واسطے سورہ شریف مین اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وخلفائہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ انا اعطیناک الکوثر۔ اے محمد ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ پھر تیرہ سو سال کے بعد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اور خلیفہ کو بہی یہی وحی ہوئی۔ کہ انا اعطیناک الکوثر۔ احباب دیکھنا چاہیئے کہ

کوثر کیا چیز ہے

تفسیرون مین لکھا ہے کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت مین جس کے آب حیات کی تقسیم کا اختیار حضرت نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا۔ وہ حوض کیسا ہو گا اور اس کا پانی کس لطافت والا ہو گا۔ اس کی کیفیت کو ہم ابہی نہین پا سکتے۔ عالم آخرت کی تمام چیزین جن کا نام ہمارے سامنے لیا جاتا ہے۔ وہ نام یا بیان فقط ایک ادنیٰ مشابہت کے واسطے ہے ورنہ یہ نام ان اشیاء کی اصل حقیقت کو ظاہر نہین کر سکتے۔ اور نہ ہماری استعدادین عقلین اور افہام ایسے ہین کہ ان اشیاء کی حقیقت کو پا سکین اس کی مثال یون سمجھنی چاہیئے۔ کہ ایک پرائمری کے طالب علم کے سامنے اگر ٹرگنومیٹری یا کانک سیکشن کی کتاب ہو اور وہ پوچھے کہ یہ کیا ہے تو اسے یہی کہنا پڑے گا۔ کہ یہ حساب کی کتاب ہے۔ کیونکہ اسی نام سے اس کا ذہن اس کتاب کی ایک نہائت ادنیٰ مشابہت تک پہونچ سکتا ہے۔ ایک اور مثال اس امر کے سمجھانے کے واسطے یہ کافی ہوگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکاشفہ مین دجال کی سواری ریل کو دیکھا مگر چونکہ اس زمانہ مین ریل کا کوئی نشان نہ تہا نہ اس کا کوئی نام تہا اس واسطے اس کو ایک سواری کہا گیا اور چونکہ عرب مین عام سواری گدہے کی ہوتی ہے۔ اس واسطے آپنے فرمایا۔ کہ دجال کا گدہا اتنا لمبا ہوگا۔ اور ایسا سریع الرفتار ہوگا۔ غرض جب کہ ہزار بارہ سو سال کے بعد آنے والی چیز کی کیفیت کا پانا ایسا مشکل ہو گیا کہ ریل کو گدہا کہا گیا۔ تو پھر آپ خیال کر سکتے ہین حوض کوثر یا نہر کوثر ہمارے ان حوضون یا نہرون کے بالمقابل کیا شان رکھنے والی چیزین ہون گی۔

القصہ ہم اس کیفیت سے آگاہ نہین کہ وہ کوثر کیسی ہوگی۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی جاوے گی۔ لیکن

اس دنیا مین بہی آنحضرت صلعم کو کوثر عطا کی گئی۔

نبی وہ ہے۔ جو آئندہ کی خبرین دے اور اس کی نبوت کا اصلی منشاء یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جہان کے راحت و آرام کے واسطے اس جہان کے لوگون کو طیار کرے لیکن اگر اوس کی پیشگوئیان صرف دوسرے جہان کے متعلق ہوتین۔ تو کمزور انسان شبہ مین پڑتا کہ شاید یہ سچ کہتا ہے یا کیا۔ کیونکہ عالم آئندہ تو غیب مین ہے اس واسطے نبی کو بہت سی پیشگوئیان اس جہان کے متعلق بہی دی جاتی ہین تاکہ اس کی صداقت کا بین ثبوت دست بدست ظاہر ہو جائے۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس جہان مین بہی کوثر عطا کیا گیا۔ کوثر کے معنے ہین بہتات اور کثرت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے سب خیر اور بھلائی کی چیزین کثرت سے عطا فرمائی ہین۔ یہ کثرت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اشیاء مین ملی ہے آوا نبوت کو۔ پہلے جس قدر نبی ہوتے تہے کسی خاص قوم کے واسطے ہوتے تہے۔ مگر آنحضرت صلعم تمام جہان کے لوگون کی طرف نبی ہو کر آئے۔ پھر پہلے انبیاء ایک خاص محدود وقت کے واسطے نبی ہوتے تہے۔ مگر آنحضرت صلعم قیامت تک کے واسطے نبی ہوئے۔ قیامت تک جو ہو گا آپکا متبع ہو گا۔ پھر قرآن شریف جیسی عظیم الشان کتاب آپ کو ملی۔ آپ کی سلطنت نہ صرف روحانی ہوئی بلکہ ظاہری سلطنت بہی پھیل گئی۔ آپ پر اُمت درود شریف پڑہتی ہے جس سے ہر دم آپکے درجات بڑھتے ہین۔ دوسری امتون کے نبیون کو یہ بات حاصل نہین۔ آپکے دین کو زندہ اور قائم رکھنے کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا جاتا ہے۔ غرض مین کہان تک گنون۔ آپ ہی کی یہ شان ہے کہ آپ کی امت مین مسیح موعود جیسا نبی پیدا ہوا ہے

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

پھر آپ کی شان تو جو ہے سو ہے آپکے غلام احمد نام کو بہی کوثر عطا کی گئی آپ لوگ ان دنون کے نظارہ کو یاد کرو جبکہ آپ اول اول حضرت کی خدمت مین جایا کرتے تہے۔ مہینون آپ رہتے تہے اور آپکے سوائے کوئی مہمان نہ ہوتا تہا مگر آج مہمانون کے واسطے ایک خاص لنگر خانہ ہے جس کے ملازمین ہی اسی نوّے روپے ماہوار کی تنخواہ لے جاتے ہین۔ مسافرون اور روٹی کہانے والون کے خرچ کا اس سے اندازہ کر لیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی سُنت ہے۔ کہ وہ ہمیشہ نبی غریب اور نادار لوگون مین سے چنتا ہے۔ جس کے پاس کوئی دولت نہ ہو اور کوئی اس کا ساتہی نہ ہو۔ پھر اوس کو سب کچھ عطا کرتا ہے تاکہ اس کا جلال اور قدرت ظاہر ہو اگر خدا تعالیٰ کسی بادشاہ کو نبی بناتا۔ تو وہ تو پہلے ہی سے بادشاہ ہے ہزارون اوس کے مطیع اور کروڑون روپے موجود۔ خدا تعالیٰ کی زبردست طاقت کا اظہار کیونکر ہو اس واسطے

خدا تعالےٰ غرباء کو لیتا ہے

جن کو دنیا حقیر اور کم پایہ خیال کرتی ہے۔ اس زمانہ مین بہی

خداتعالےٰ نے ایک گوشہ نشین غریب آدمی کو رسالت کے واسطے منتخب کیا۔ اور ایسے وقت مین جب کوئی اس کو نہ جانتا تہا اوسے فرمایا کہ تو دنیا کو خبر کر دے کہ لوگ دور دور سے چل کر تیرے پاس آوینگے اور تیرے واسطے تحائف لائینگے۔ اس وقت یہ پیشگوئی دنیا کو سنائی گئی مگر دنیا کے کوتاہ اندیش اس کو سمجہ نہ سکے اور انہون نے خیال کیا کہ یہ ایک غریب نادار آدمی ہے۔ بہلا اس کے پاس کون آئے گا۔ مگر خدا کے فرشتون نے اپنا کام کیا۔ اور ہزارون ہزار آدمی آنے شروع ہوئے۔ یہان

تک کہ وہ جو دنیا مین اکیلا آیا تہا اسکی وفات پر چار لاکہہ انسان چشم پُرآب ہوئے۔

یہ ایک کوثر تہا جو آپ کو اسی دنیا مین عطا ہوا۔ پہر ایک کوثر یہ تہا کہ جب آپنے دعوے کیا۔ تو متکبر فقیہون نے کہا کہ یہ ایک جاہل شخص ہے اوس نے کسی مدرسہ مین تعلیم نہین پائی دستار فضیلت نہین باندہی۔ اس کے پاس تحصیل کی سند نہین ہے۔ تب خدا نے اسے علم و معرفت کا کوثر عطا کیا۔ اور اوس نے اسی کے قریب کتابین لکہین جن مین قریباً بیس عربی مین۔ اور ہر ایک کتاب پر مخالفین کو للکارا گیا۔ بلکہ حریص بطمع لوگون کو روپئے کے انعام کا لالچ دیا گیا۔ تاکہ کسی طرح مقابلہ مین کچھ لکہہ سکین۔ مگر سب کی قلمین ٹوٹ گئین اور وہ چہپ کر اپنے گہر دلن مین بیٹھ گئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کچھ لکہہ سکے۔ غرض اسی طرح ہر بات مین اللہ تعالےٰ نے اسے کوثر عطا کیا۔ ہر ایک قسم کی شے افراط کے ساتھ اوس کیواسطے مہیا کی گئی۔ قادیان کے گاؤن مین جو ریل کا اسٹیشن تک نہین ہر قسم کا میوہ اس کے کہانے کے واسطے ہر قسم کا کپڑا اس کے پہننے کے واسطے ہر قسم کا سامان اوس کے استعمال کرنے کے واسطے ہر قسم کا ہنرمند انسان اس کی خدمت کے واسطے خداتعالےٰ نے مہیا کر دیا۔ مخالفین کفر کے فتوے لگاتے اور گالیان بکتے۔ روتے پیٹتے چلاتے رہ گئے اور دن بدن کامیاب ہوتا چلا گیا۔ یہ مین خدا کے ہاتھ جس کی آنکہہ دیکہنے کی ہو وہ دیکہے اور جس کے کان سننے کے ہون وہ سنے۔

غرض ہر بات مین ہمارے مسیح کو کوثر عطا ہوا اور یہ خوشی کی بات ہے۔ پر آہ میرے دوستو ابہی وقت ہم پر ایک بڑے ابتلا اور صدمہ کا بہی ہوا جب وہ مرا مین کمال کو پہنچ چکا جب دنیوی زندگی کو شناس کون جسکا تو

اس کا کام جو اس دنیا مین تہا وہ ختم ہو گیا

اس واسطے وہ اپنے محبوب حقیقی کے پاس چلا گیا۔ کیونکہ پہلے سے خدا نے فرمایا تہا کہ **انا اعطیناک الکوثر فصل لربک وانحر**۔ جب وہ وقت آئے کہ تجہے کوثر مل چکے۔ تو فصل لربک۔ اپنے رب کی عبادت مین لگ جا۔ دنیا سے قطع تعلق کر۔ خدا کی طرف جہک جا اور ایسا جہک کہ وانحر۔ اپنی جان قربان کر دے اور اپنے محبوب سے جا مل۔ جیسا کہ مین پہلے بیان کر چکا ہون۔ ہمارے مسیح کا آخری فعل اس دنیا مین نماز تہا اور وہ نماز مین ایسا محو ہوا۔ کہ ساتھ ہی وانحر پر بہی عمل کر گیا اور اپنی جان قربان کر گیا۔ جو اس نے سب کچھ خدا کی راہ مین دے رکہا تہا۔ اور بالآخر اپنی جان بہی دیدی۔ آپ صاحبان جانتے ہین کہ حضرت مرحوم کو دوران سر۔ اسہال۔ اور کثرت پیشاب ہمیشہ لاحق حال رہتی تہی اور اس بیماری کا باعث وہی دماغی محنت تہی جو کہ آپ کو دینی خدمات کے سبب کثرت مطالعہ اور سلسلہ تصانیف تالیف مین کرنی پڑتی تہی۔ جب کبہی آپ کوئی کتاب یا مضمون لکہتے تہے اور اس مین زیادہ دیر تک مصروف ہو جاتے تہے تو اس مرض کا دورہ پڑا کرتا تہا۔ یہی دورہ آخر وقت مین پیغام صلح لکہنے کیوقت ہوا۔ یہ نہایت شدت سے پڑا۔ کیونکہ اس مضمون کے لکہنے مین آپنے بہت سخت محنت کی تہی اور سارا سارا دن لکہتے تہے اس واسطے دورہ بہی ایسا شدید ہوا کہ آپنے اپنی جان خدا کو سونپ دی خدا کی رحمتین ہون اس پر اور برکتین اور مقام محمود جس کا وعدہ دیا گیا تہا وہ اسے عطا ہو۔ آمین ثم آمین

اس کے بعد خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تو نماز پڑہتا ہوا اپنی قربانی کر دیگا۔ تو اوس وقت نادان دشمن سمجہے گا۔ کہ اب احمدیون کا سردار مر گیا ہے اور یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن ہرگز ایسا نہو گا تیرا سلسلہ بڑہیگا اور ترقی کرے گا۔ اور خداتعالےٰ کے تمام وعدے پورے ہون گے۔

تو ابتر نہ ہو گا

بلکہ **ان شانئک ھو الابتر**۔ تیرا دشمن ابتر ہو گا اور جس قدر تیرے بدخواہ مین وہ نامراد مر جائینگے اور ان کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔ تیری عزت مین جو رسالے اور کتابین لکہتے ہین۔ وہ دنیا سے نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اون کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو گا اور تلاش کرنے سے بہی وہ دنیا مین نہ ملین گے لیکن تیرا کلام قیامت تک زندہ رہے گا اور لاکہون لاکہہ انسان اس سے فائدہ اٹہائینگے اور آیندہ قیامت تک ہدایت کا دروازہ بند ہو گا اور کوئی ولی نہ ہو سکے گا سوائے اس کے جو تیری اطاعت کا جوا اپنی گردن مین ڈال لیگا۔

خدا نے اب بہی چاہا ہے کہ وہ اس مقدس انسان کے ذریعہ سے ایک پاک جماعت بنا دے۔ وہ آپ اس جماعت کا حامی ہو گا اور جو کوئی اس کی نصرت کریگا وہ خود اس کا ناصر ہو گا۔ ہان وہ قادر توانا قدیم رحیم کریم خدا اپنے وعدون کو سچا کرے گا۔ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کے ایک زبردست ہاتھ کو ہم نے دیکہہ لیا ہے کہ تمام جماعت کے دلون کو اوسنے حضرت امیر المؤمنین

نور الدین

کی اطاعت کے واسطے ایک دل بنا دیا۔ اوس کی قدرتون پر قدرتین ظاہر ہونگی اور یہ سلسلہ تمام ادیان باطلہ پر غالب ہو گا اور وہ شاندار محل جس کی بنیادین ہمارے امام نے کہڑی کردی ہین۔ وہ تمام آباد ہو گا اور دنیا تعجب کی نگاہ سے اس کو دیکہے گی۔

سو میرے عزیز دوستو! تم اس درخت کی ٹہنیان شاخین ہو۔ خدا تم کو سرسبز رکہے۔ تم ہمت اور استقلال سے کام لو۔ سب سے اول اپنے دلون کو پاکیزہ بناؤ۔ اپنی اصلاح کرو۔ تقوے کی راہون پر چلو اور اپنے پاک نمونہ سے دوسرون کی اصلاح کرو۔ حسن اخلاق بہی ایک کرامت ہے۔ بحث مباحثہ سے تم لوگون کو اس قدر کہینچ نہین سکتے۔ جس قدر کہ حسن اخلاق سے۔ اپنے کمزور بہائیون کی اعانت کرو۔ ہر ایک کی کمزوری پر رحم کرو۔ سختی نہ کرو۔ اگر اپنے بہائی مین عیب دیکہو تو چشم پوشی سے کام لو۔ اس کے حق مین دعا کرو۔ سچی خیرخواہی اس مین نہین کہ اپنے بہائی کی عیب گیری کرو بلکہ اس مین ہے کہ نرمی کے ساتھ اسے سمجہا دو۔ بلکہ سمجہانے سے بہی پہلے اس کے حق مین دعا کرو۔ انجمن احمدیہ کو باقاعدہ بناؤ۔ اس کے واسطے ہفتہ وار یا ماہوار

جلسہ مقرر کرو - اور اگر ہو سکے تو ایک سالانہ جلسہ کیا کرو
اور اس مین باہر کے معزز دوستون کو مدعو کیا کرو تاکہ تبادلہ
[خیالات] سے فائدہ ہو - باقی مجھے اس امر کے کہنے کی ضرورت
نہین کہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جلد جلد
پہونچا کرو - کیونکہ تم خود اس مین کمی کرنے والے نہین -
بالآخر مین آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہون
محبت کے اظہار کے لئے جو کہ آپنے میرے ساتھ
کی اور بالخصوص خان صاحب

عبدالمجید صاحب

کی مہمان نوازی اور خاطرداری کا مشکور ہون اور اللہ تعالےٰ کے
حضور مین آپ سب کے واسطے دعا کرتا ہون - کہ وہ آپ
لوگون کے اخلاص اور محبت مین ترقی دے - اور آپکو
استقامت عطا فرما دے اور نیکیون کی راہ پر چلنے کی
توفیق دے - آمین ثم آمین -

ٹریکٹ سیریز

(از مولوی محمد علی صاحب ایم - اے)

چند روز ہوئے کہ مین نے ایک تحریک میگزین
کی توسیع اشاعت کے لئے کی تھی جس پر مین سمجھتا ہون بہت
کم احباب نے توجہ کی ہے - خدا تعالیٰ اون چند احباب کو جزائے
خیر دے جنھون نے اپنے بیش قیمت وقت کو اور
خداداد ہمت کو اس طرف لگایا اور میگزین کی اشاعت مین
قریب پچاس کے اون کی توجہ سے ترقی ہوئی - ہان ان
مین خصوصیت سے قابل ذکر میر قاسم علی صاحب کا اسم گرامی
ہے جنہون نے گیارہ خریدار کل کے کل اس سلسلہ سے
تعلق بیعت نہ رکھنے والے پیدا کئے اور قیمتین بھی پیشگی
وصول کر کے بھیجدین - اس وقت میرے سامنے ایک
عیسائی مذہبی رسالہ "دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ" ہے
اس مین ایک چھوٹا سا نوٹ ہے - جسکا ذکر شائد بعض
دلون کے لئے فائدہ کا موجب ہو - ایک دوسرے اخبار
ڈیلی ٹیلیگراف نے ایک نوٹ مین یہ ذکر کیا تھا کہ
"دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ" کے خریدار چار ملین
یعنے چالیس لاکھ ہین - جسپر رسالہ مذکور لکھتا ہے - کہ
صاحب اخبار کو غلطی لگی ہے اور یہ بیان قبل از وقت ہے
اور کہ اس رسالہ کی اشاعت ابھی دس لاکھ سے بھی کچھ
کم ہے اور پھر لکھتا ہے - کہ شائد اخبار نے غلطی سے
اس رسالہ کا نام بجائے چرچ ابراڈ کے لکھدیا ہے -
(یہ دوسرا رسالہ بھی اسی سوسائٹی کی طرف سے جاری ہے)
جس کی اشاعت پینتیس لاکھ ہے - اور جو ماہوار نکلتا
ہے ایک ملک مین تو مذہبی رسالون کی اشاعت کا یہ
حال ہے اور ادھر ہم ہین کہ دس ہزار رسالہ تک کے پہنچنے
کے لئے پانچسال سے تحریک کر رہے ہین مگر اس کے
بھی بمشکل پانچوین حصہ تک پہونچے ہین اور ہمارے
دوست اسی اشاعت پر ایسے مطمئن ہین - کہ آگے
بڑھنے کی شائد خواہش بھی اون کے دلون مین پیدا
نہ ہوتی ہو -

اس وقت میری غرض اس ذکر سے اور ہے - ہمارا
رسالہ دو اور تین سو کے درمیان مختلف مقامات پر
جاتا ہے اور اس کے بالمقابل ہزارون رسالے ہین
جن مین سے اکثر لاکھون کی تعداد مین شائع ہوتے
ہین اور پھر ہزارہا سال کے دلون مین جمے ہوئے عقائد
جو فطرت کا جزو ہو گئے ہین - اب ہمارے احباب غور
فرما سکتے ہین - کہ اس قدر طاقتون کے بالمقابل دو تین سو
رسالے سے کیا کام ہو سکتا ہے - بے شک سچائی اپنے
ساتھ ایک طاقت رکھتی ہے مگر اس سچائی کا کانون تک
پہنچانا بھی ضروری ہے - ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ
ہزارون بلکہ لاکھون انسانون مین سے کوئی ایسا جری طالب
حق نکلا کرتا ہے جو کسی بات کی پروا نہ کر کے سچائی کو قبول
کرے مگر اس رفتار کے ساتھ جس سے ہم اس وقت
چل رہے ہین لاکھون انسانون تک پہنچنا ایک امر محال
ہو رہا ہے اس ضرورت کو ہمارے ایک مکرم دوست
نے جنھون نے پہلے بھی اشاعت اسلام مین باقی سب
دوستون سے بڑھکر مالی اعانت کا حصہ لیا ہے محسوس کیا
(مجھے افسوس ہے کہ وہ اپنے نام کے اظہار کی اجازت
نہین دیتے اور پہلے بھی اکثر دفعہ انہون نے اپنا نام مخفی ہی
رکھا ہے) اور حضرت صاحب کی وفات کے بعد اس امر کی
تحریک کی کہ ریویو مین جو بڑے بڑے اور مسلسل مضامین
نکل چکے ہین - اون کو ٹریکٹون یعنی چھوٹے چھوٹے رسالون
کی صورت مین ہزارہا کی تعداد مین شائع کر کے مفت
تقسیم کیا جائے - مگر چونکہ اکثر چندون کی تحریک کرنی
پڑتی ہے اور مین اس بار گران کو خوب محسوس کرتا ہون جو اس
چھوٹی سی احمدی قوم نے اس وقت اٹھایا ہوا ہے (چھوٹی
سی قوم مین اس لئے کہتا ہون کہ واقعی وہ لوگ جو امانت سلسلہ
مین حصہ لینے والے ہین ان کی تعداد چند ہزار سے زیادہ
نہین ہے) اس لئے مین نے ان کی خدمت مین لکھا کہ اگرچہ یہ
ضرورت جو آپنے محسوس کی ہے - واقعی بڑی بھاری ضرورۃ
ہے اور اس سلسلہ کے اہم اغراض مین سے ہے بلکہ اہم ترین
غرض ہے مگر ابھی کئی قسم کے اور غیر معمولی چندون کی تحریکین
ہوئی ہوئی ہین - جیسے چندہ تعمیر مدرسہ و چندہ مدرسہ دینیہ بہ یادگار
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور علاوہ ان کے معمولی
چندون کا بھی بہت بوجھ ہے - اس لئے سردست اس
تحریک کو کچھ عرصہ کے لئے توقف مین رکھا جاوے - تو
شائد بہتر ہو - مگر جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اوس کے
اسباب بھی وہ خود ہی پیدا کر دیتا ہے - میرا یہ جواب میرے
اس دوست کے لئے کافی نہ ہوا - اور انہون نے لکھا کہ ایکہزار
روپیہ اس غرض کے لئے مین دیتا ہون آپ اس کی
تحریک ضرور کرین - چنانچہ اس خط کو صدر انجمن احمدیہ مین
پیش کیا گیا - جس پر انجمن نے یہ فیصلہ کیا - کہ انجمن اس
تجویز کو شکریہ کے ساتھ قبول کرتی ہے اور کہ جماعت مین
اس کے متعلق عام تحریک کی جاوے - بعض واقعات کے
پیش آجانے سے جو اس تحریک کے شائع ہونے مین
مانع رہے ایک مہینہ گذر گیا اور آج مجھے یہ توفیق ملی -
کہ یہ چند سطرین لکھ کر احباب کی خدمت مین پیش کروے
اسی اثنا مین تین سو روپیہ سیدنا و امامنا حضرت مولوی
نورالدین صاحب نے اسی غرض کے لئے دیا ہے اور آپنے
فرمایا کہ اس روپیہ سے تقریر جلسہ مذاہب کا انگریزی
ترجمہ چھپوا کر مفت تقسیم کیا جائے - اور نیز مولوی ابوالحمید
صاحب نے حیدرآباد دکن سے بھی خود ایسے ٹریکٹ چھپوا
کر شائع کرنے کی اجازت انجمن سے چاہی تھی - اون کی
خدمت مین بھی یہی تحریر کیا گیا ہے - کہ چونکہ ٹریکٹ
چھپوانے کی تجویز انجمن نے خود منظور کر لی ہے آپ
بھی جس قدر روپیہ اس کار خیر مین خرچ کرنا چاہتے ہین
اس جگہ بھیجدین تاکہ کام اکٹھا اور با برکت ہو اس
کے متعلق مین بابو محمد منظور الٰہی صاحب کو بھی توجہ
دلاتا ہون - جنہون نے ایک دفعہ اس سے پہلے بھی
خود اردو ریویو مین سے بعض اپنے ٹریکٹون کا انجمن
کی معرفت چھپکر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تھا -

مگر اسوقت شاید بعض مشکلات پیش آمدہ کی وجہ سے اس کارخیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی -

اس تحریک میں میرا خطاب انجمنوں سے نہیں بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشاء نہیں کہ ہر جگہ انجمنیں اس کام کے لئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنیسے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں مگر یہ بات مینے اسلئے لکھی ہے کہ تاکسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے - انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جسقدر توفیق ہو دیدے - یہ کام سیکڑوں روپیوں کا نہیں ہزاروں کا ہے - اسلئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دلمیں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ اخیر دسمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ تک - روپیہ دے سکتے ہوں تو اپنی ارادہ سے مطلع فرماویں اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹوں کا چھپوانا ہی مدنظر نہیں بلکہ کسیقدر اردو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لئے چھپوائے جائیں گے ٹھیک ٹھیک اندازہ اس بات کا کہ کون کون مضامین پر ٹریکٹ چھپوائے جائیں گے - اور کسقدر تعداد میں اسوقت ہو سکتا ہے - جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعیین ہو جائے - البتہ عام اطلاع کیلئے اسقدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اسوقت مدنظر ہے -

(۱) فلسفۂ اسلام - یعنی تقریر جلسہ مذاہب (۲) توحید اور تثلیث کا مقابلہ (۳) فارقلیط - عصمت و شفاعت - تناسخ - قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ - عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کا مقابلہ - اسلام کی برکات - برکات دعا - ضرورت وحی - کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں - پردہ - تعدد ازدواج طلاق - غلامی - سود - قرآن کریم کی حفاظت - احادیث کی صحت - اسلام بجواب سیل صاحب - اسلامی اور مسیحی جنگوں کا مقابلہ - اسلام کی بہشت اور دوزخ - میں امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جسقدر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ جلدی مطلع فرما دیں - تاکہ جلسہ سالانہ میں اس کارروائی کا اعلان ہو کر مکمل تجویز پیش ہو سکے -

---

دو ٹریکٹ سردست دفتر بدر سے ملسکتے ہیں

ٹریکٹ سیریز کیلئے ہمارے مخدوم مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم - اے - کی تجویز ایسی زبردست اور ضروری ہے کہ اسکی طرف قوم کی فوری توجہ درکار ہے - واقعی دین کی اشاعت و حفاظت کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے - ہمارے بالمقابل جسقدر کوششیں ہو رہی ہیں انکو دبانیکے لئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ضرور چاہیئے جو ان اہم مسائل اسلام پر مشتمل ہو جنپر آجکل اعتراض کئے جاتے ہیں - عصمت انبیا کی متعلق ایک بسیط اور فیصلہ کن مضمون رسالہ کیصورت میں چھپا ہوا ۱۲۲ صفحے کے حجم پر ہمارے پاس موجود ہے - ایسا ہی غلامی کے متعلق مخالفین کی نادانی نے ہم پر بہت اعتراض کئے ہیں ان سب کا کافی و شافی جواب ایک رسالہ میں دیا گیا ہے - جسکا نام غلامی ہے - اسوقت اگر احباب ان دونوں رسالوں - عصمت - غلامی - کی حسب توفیق جلدیں خرید کر غیر مذاہب میں مفت تقسیم کریں تو رمضان المبارک میں اجر جزیل کے مستحق ہوں - ہمنے محض اس کارخیر میں دوستوں کے لئے یسر پیدا کرنیکے واسطے رسالہ عصمت کی قیمت بجای ۱۰/ کے ۵/ - اور غلامی کی قیمت بجائے ۴/ کے ۲/ کردی ہے یہ رعایت صرف اس مبارک مہینے کے لئے ہے یہ موقعہ آپ لوگ ہاتھ سے جانے نہ دیں - متعدد جلدیں منگوا کر مفت تقسیم کریں رسول کریم صلعم رمضان کے مہینہ میں باد بہاری سے بڑھکر خیرات کرنے والے ہوتے تھے - اس زمانہ میں اس سے بڑھکر کوئی خیرات نہیں ہو سکتی کہ دین کی حفاظت کے لئے اپنا مال و جان خرچ کر لیا جای - احمدی قوم سے بڑھکر دین کیلئے کون درد مند ہو سکتا ہے - میرے دوستو! تمہیں مژدہ ہو کہ سب قومیں دنیا کے لئے جھکی ہوئی ہیں - یہ میدان تمہارے لئے خالی ہے پس تم بڑھو - اور مال و جان کو اشاعت دین میں خرچ کردو - کہ یہ ایسی تجارت ہے جو تمہیں ہر قسم کے دکھوں سے بچائیگی -

---

متفرق خبریں

باربرٹن کی خبر مظہر ہیں کہ ۶ ۷ ہندوستانی جو ڈیلاگوا سے آئے تھے - سرحد پر گرفتار ہو گئے ہیں -

ساموس کے تین باغیوں کو حبس دوام بامشقت کی سزا ملی - ۱۱ - کو اس سے ہلکی سزا ملی ہے اور ۹ - جو لاپتہ ہیں - ان پر موت کا فتوی صادر ہوا ہے -

حیدرآباد کی تباہی

حضور نظام کے قلمرو میں صدر مقام اور اسکے ملحقات میں جو عظیم مصیبت آئی ہوئی ہے اسپر حضور ملک معظم نے ہز ہائنس کو ہمدردی کا تار روانہ کیا ہے یکایک مصیبت کے آجانے سے جو اضطراب پھیل گیا تھا وہ کچھ کچھ ہنوز باقی ہے ہر طرح کی امداد بہم پہونچائی جا رہی ہے بہر نوع حالت نہایت قابل رحم ہے -

ضلع کابل مین ہیضہ پھیلا ہوا ہے

خود کابل میں اس مرض سے ۵۰ - ۶۰ - موتیں روزانہ ہوتی ہیں کابل جانیوالوں پر قرنطینہ لگ گیا ہے -

البیان

دفتر البیان نے رمضان المبارک کی خوشی میں اعلان کیا ہے کہ جو حضرات البیان کو ماہ رمضان میں خریدار بنیں انکو بجای تین روپے تمام قیمت سالانہ کے صرف دو روپیہ قیمت میں البیان دیا جائیگا - یہ ظاہر ہے کہ یہ ماہواری رسالہ عربی ہے جو مع ترجمہ اردو شائع ہوتا ہے عبارت نہایت ادیبانہ اور عام فہم ہوتی ہے - تمام دنیا کے مسلمانوں کی مہینے بھر کی اہم خبریں درج ہوا کرتی ہیں - علمی تاریخی مضامین محققانہ ہوتے ہیں - عظمت اسلام و فلسفہ اسلام کی بحث خاص طور پر دلچسپ ہوتی ہے - قیمت پیشگی ہوگی حجم تین جزو ہے - دو جز اصل رسالہ اور نصف جز علامہ ابن قتیبہ کی مشہور مستند تاریخ المعارف کا اردو ترجمہ ہوا کرتا ہے اور آٹھ صفحے آزاد بلگرامی کے دیوان کے جو مضامین

المشتہر ناظم ... البیان لکھنؤ

مفصلہ ذیل کتابیں دفتر اخبار بدر سے خریدو

درثمین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو پتھر سے پتھر دل بھی موم کر دیتی ہیں۔
مجلد ۸/ بیجلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار کلنکی اوتار کے ظہور کے بارہ میں یہ کتاب شیخ عبدالصمد (سنور ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۰۲ صفحے۔ قیمت ۸/
جلد منگوا لو بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلا ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب رنگ میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے صرف
قیمت ۱/

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی فاضل سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء

ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور ہیڈ نقشہ نویس نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا ہے۔ قیمت غلامی ۲/ عصمت انبیاء ۲/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ
اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸/

ظہور المسیح یہ کتاب ۲۴ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین اکمل

آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اسمیں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اُسے لکھتے مخالفوں کی کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ درانی غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے آیۃ وعداللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے عجیب عجیب نکات ہیں مخدوم الملۃ مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۶/

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح بیان بہت عمدہ۔ قیمت ۱/

حیرت کی حیرانی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اسکے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا ہے قیمت ۹/

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی تھا اسمیں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جنکے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد ملسکتی ہے یہ رسالہ بہت ہی مفید ہے
قیمت ۳/

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جسمیں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۴/

نظم مستورات مستورات کے لئے بہتر قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۱/

کامن احمدی الہ داد والے۔
قیمت ۱/

ست سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہماری ایک دوست تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومیا سفر کی سخت محنتیں اور مشقتیں اٹھا کر لائے ہیں یہ ایک مشہور دوائی ہے۔ جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی۔ جریان کو دفع کرتی سستی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بار بار پیشاب آنیکو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے
قیمت ۶ ماشہ ۹/ - ۹ ماشہ ۱۲/ - ایکتولہ ۱۵/ ۲ تولہ ۱۲/- پانچتولہ للعہ/ محصول ذمہ خریدار
(محمد صادق عفا اللہ عنہ)

اصلی ہمیرا اور ہمیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول ہمیرا فی تولہ ... قسم دوم ... سرمہ قسم اول ... قسم دوم ... ہر قسم کی پشاوری لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔
المشتہر - احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر رعایت

یعنی

براہین احمدیہ نصف سے کم قیمت پر

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ درثمین مجلد منگوائیں گے انکو مجلد ۸/ کے ۶/ میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی سب سے پہلی تصنیف ہے، جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھا دی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریبا ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط اور اعلی چھپی ہے۔ اصلی قیمت بے جلد صمہ/ ⁂ مجلد اصلی قیمت صمہ ۱۲/
رعایتی ۲/۸ ⁂ رعایتی ۳/۱۲

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیئے ورنہ وی پی نہوگا

یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۸ء سے بدر

بک ڈپو واسطے فروخت

کتب کھولا گیا ہے

⁂